بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینۃ المسیح

لاہور ۱۵ امان ۔ ۱۱ بجے شب بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی ۔ الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج آنکھوں میں سخت تکلیف رہی ۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کو دوران سر کی شدید تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں

قادیان ۱۶ امان ۔ آج جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم ۔ اے ناظر اعلےٰ ڈسٹرکٹ وار کمیٹی کے اجلاس میں شمولیت کے لئے گورداسپور تشریف لے گئے ۔

جلد ۳۲ | ۱۷ ماہ امان ۱۳۲۳ ہش | ۲۱ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ | ۱۷ مارچ ۱۹۴۴ء | نمبر ۶۴

روزنامہ الفضل قادیان ۲۱ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی اور مصلح موعود کی بشارت

(۲)

اس پیشگوئی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر غور کیا جائے۔ تو صاف معلوم ہو جاتا ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مبارک وجود میں اس کو پورا کیا ہے ۔ یہ غلط ہے کہ ایک انسان کی نسل میں سینکڑوں برس بعد پیدا ہونے والا لڑکا بھی اُسی انسان کا لڑکا کہلاتا ہے ۔ یہ کبھی نہیں ہوسکتا ۔ کہ کسی بزرگ کی کوئی پیشگوئی اُس کے حقیقی بیٹے کے متعلق ہو ۔ اور اُس کا ظہور اس کے کسی متبع کے وجود میں ہو جائے۔ جب اس پیشگوئی کی سچائی میں کسی قسم کا شک نہیں کیا جاسکتا ۔ تو پھر کیوں اس کو سینکڑوں برس کے بعد پورا ہونا بتلایا جاتا ہے ۔ ذرا غور فرمایئے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام بھی ایسا نہیں ۔ جو مصلح موعود کی پیدائش کو نو برس کی میعاد کے بعد بتلاتا ہو ۔ حضور نے سبز اشتہار میں جس موعود کا ذکر کیا ہے ۔ اُس کا نام آپ نے علم الٰہی کی بناء پر محمود رکھا اور خدا کے علم میں اُسی کا مصلح موعود ہونا ثابت ہوا ہے

مصلح موعود کی الہامی تعیین

یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت امیر المومنین فضل عمر کا مصلح موعود ہونا صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تحریرات سے ثابت نہیں بلکہ الہام الٰہی سے بھی ثابت ہے ۔ کیونکہ مصلح موعود کے متعلق جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے اُس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا ۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی الفاظ میں فضل رکھا گیا ۔ نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے ۔ اب اگر یہ ثابت ہو جائے ۔ کہ الہام میں بشیر ثانی حضرت سیدنا بشیر الدین محمود احمد ہی ہیں ۔ تو اس کے ساتھ یہ بھی ثابت ہو جائے گا ۔ کہ الہام میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک مصلح موعود بھی آپ ہی ہیں ۔ ملاحظہ ہو ۔ سر الخلافہ صـ۶۲ کی عربی عبارت جس کا ترجمہ یہ ہے ۔

میرا ایک چھوٹا لڑکا تھا ۔ جس کا نام بشیر تھا ۔ اُسے ایام رضاعت میں ہی اللہ نے وفات دے دی ۔ پھر مجھے الہاماً بتایا کہ ہم اس بشیر کو فضل کے طور پر واپس لوٹائیں گے ۔ اور اسی طرح بشیر کی والدہ (حضرت ام المومنین) نے بھی رویا میں دیکھا ۔ کہ وہی بشیر آگیا ہے اور کہتا ہے ۔ کہ اے اماں میں آپ کے ساتھ نہایت اچھی طرح سے لپٹا رہوں گا ۔ اور اب جلد آپ سے جدا نہیں ہوں گا ۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اس کے بعد مجھے ایک اور بیٹا دیا اور مجھے بتایا گیا کہ یہ وہی بشیر ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خبر سچی نکلی ۔ پس میں نے اس لڑکے کا نام بھی پہلے لڑکے کے نام کے مطابق بشیر ہی رکھا یعنی بشیر الدین ۔ اور میں اس دوسرے لڑکے (محمود) کو بھی پہلے لڑکے کی شکل اور صورت پر ہی دیکھتا ہوں ۔ اور ایسا بھی ہوتا ہے ۔ کہ کبھی ایک ہی نام میں دو آدمیوں کو شریک کرنا اللہ تعالےٰ کی سنت معلوم ہوتی ہے ۔

اس صاف عبارت سے ثابت ہے ۔ کہ بشیر ثانی یعنی مصلح موعود نے حضرت ام المومنین کے بطن مبارک سے ہی پیدا ہونا تھا ۔ نیز اس سے یہ بھی ثابت ہے کہ دوسرے بشیر یعنی مصلح موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی ہیں ۔ اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے دئے ہوئے علم کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتلایا ہے ۔ اس سے بڑھ کر اور تعیین الہامی کیا ہو سکتی ہے ۔ ۲۰ فروری ۸۶ء کی پیشگوئی دراصل دو لڑکوں کی پیدائش پر مشتمل تھی ۔ دونوں لڑکے ایک دوسرے کے بعد ہی پیدا ہوئے ۔ چنانچہ اس لڑکے کی خوبیوں کے متعلق اللہ تعالےٰ نے بہت سے نام اس لڑکے کے رکھے ۔ ایک یہ نام ہے کہ وہ دین کا چراغ ہوگا ۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلیگا ۔ اس کا نام محمود ہوگا وہ اس کے وعدوں کے مطابق ظاہر ہوگا ۔ وہ زمین والوں کی راہ سیدھی کریگا ۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشیگا ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا ۔ وہ تیری نسل سے ہوگا ۔ وہ ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالیگا ۔ وہ آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا ۔ وہ ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے ۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلائے گا ۔ یہی لڑکا خدا تعالےٰ سے ہدایت میں کمال پائے گا ۔ اور مسیحی نفس ہوگا ۔

فرزند کا لفظ

یہ لفظ ہی ظاہر کر رہا ہے کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی صلبی فرزند ہوگا نہ کہ مسیح موعود فرزند کا فرزند یا اسکے فرزند کا فرزند ۔ سبز اشتہار میں صاف لکھا ہے کہ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے اور تیری ہی ذریت اور نسل ہوگا ۔ جس طرح بشیر اول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صلبی فرزند تھے ۔ انکی وفات کے بعد ضروری تھا کہ بشیر ثانی بھی حضور کا صلبی فرزند ہو ۔ اسی طرح مصلح موعود حضرت ام المومنین کے بطن سے ہی ہونا ضروری تھا ۔ جیسا کہ اوپر کے حوالے سے ظاہر ہے ۔ حضرت اقدس نے خود لکھا ہے ۔ کہ میری نسل میں سے خدا تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ شخص پیدا کریگا ۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا ۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے یہی پسند فرمایا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں آوے ۔ جو تمام برگزیدہ خاندانوں میں سے سیدہ اور صالحہ ہو ۔ اور یہ بھی اسی سبز اشتہار میں لکھا ہے ۔ کہ مصلح موعود بشیر اول کے بعد ہی پیدا ہوگا ۔ یعنی بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوگا ۔ سو اسی کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سبز اشتہار میں لکھا اے وے لوگو ..... جنہوں نے ظلمت کو دیکھا ..... خوش ہو اور خوشی سے اچھلو ۔ کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی ۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے الہام میں دو مرتبہ ساتھ کا لفظ اور سبز اشتہار میں اب کا لفظ اس طرف اشارہ کر رہے ہیں ۔ کہ

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

مصلح موعود بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سراج منیر حاشیہ صفحہ ۳۴ پر فرماتے ہیں۔ ہاں سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہو[illegible]نے کا وعدہ تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بھی بتلا دیا تھا۔ کہ مصلح موعود ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء سے ۹ سال کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائیگا

اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت

اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں میں سے جن کے ذریعہ وہ اس دنیا میں اپنے بندوں کو نوازا کرتا اور بخشتا ہے۔ ایک بڑی نعمت آبائے صالحین کے لئے یہ ہے کہ اولاد صالح اللہ تعالیٰ ان کو عطا فرمائے۔ اور اولاد کے لئے یہ ہے کہ والدین صالح ہوں سورۃ کہف میں صاحب موسیٰ علیہ السلام نے ایک گری ہوئی دیوار کو چن کر یتیموں کے دفینہ کی حفاظت کی۔ اور فرمایا کان ابوھما صالحا اور حضرت یوسف علیہ السلام کی نسبت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کریم ابن کریم ابن کریم اور یہ ظاہر ہے۔ کہ کسی خاندان میں علم دین وصلاح کا باقی وجاری رہنا بغیر اس کے ممکن نہیں۔ کہ ان دونوں نعمتوں سے وہ خاندان فیضیاب ہو آبا کو اولاد صالح اور اولاد کو آباء صالح نصیب ہوں۔ پس بلاشبہ یہ فضل اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے کہ حضرت مصلح موعود کو ایسے بزرگ اور عالی شان امام کے صلب سے پیدا کیا۔ جس کے ذریعہ صدیوں تک سلسلہ علم وارشاد قائم وجاری رہے گا۔ اور ہزارہا نفوس طیبہ ایسے پیدا ہوں گے۔ جو حق گوئی اور حق پرستی اور طریق استقامت وعشق حق میں سرفروشی وجاں بیلاری سے کام لے کر اسلام کا بول بالا کیا کریں گے۔

خادم قدیم محمد حسین مرہم عیسے

جو میرے پیچھے چلیگا خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائینگے

"یاد رکھو امر واقعہ یہ ہے کہ اس وقت اسلام کی ترقی خدا تعالےٰ نے میرے ساتھ وابستہ کردی ہے۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ سے اپنے دین کی ترقی خلفاء کے ساتھ وابستہ کیا کرتا ہے پس جو میری سنے گا وہ جیتے گا اور جو میری نہیں سنے گا وہ ہاریگا۔ جو میرے پیچھے چلیگا۔ خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے۔ اور جو میرے راستے سے الگ ہو جائے گا۔ خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے اس پر بند کئے جائیں گے"

تحریک جدید کا ہر مجاہد کوشش کرے۔ کہ اس کے لئے خدا تعالےٰ کی رحمتوں کے دروازے ہمیشہ کے لئے کھلے رہیں۔ اس کا ایک ذریعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل بھی ہے۔ تحریک جدید کے چندہ کے متعلق حضور فرما چکے ہیں۔ کہ "جو لوگ قربانیوں کے وعدے کریں۔ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا بھی کر دیں۔ جو دوست سابقون میں ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے کو ادا کر دیں"

مصلح موعود کی آواز پر لبیک کہنے والو اس کا فرمان بالا پڑھ کر کوشش کرو کہ ۳۱ مارچ سے پہلے پہلے سال دہم چندہ مرکز میں بھیجدو۔ تا اٹ یقولون الاولون کے گروہ اول میں آجاؤ۔ اور تمہارا نام خدا کے پیارے کے حضور دعا کے لئے بھی پیش ہو جائے لیکن شرط یہ ہے۔ کہ سال دہم کا چندہ ۳۱ر مارچ کی شام تک مرکز میں داخل ہو جائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کی ضروری ہدایت

نماز کا ہر رکن اور اس کی ہر حرکت امام کی اقتدا میں ہو نہ کہ پہلے

الفضل ۱۰ امان ۱۳۲۳ ہش کے صفحہ ۲ پر احباب ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ کہ حضور نے اس امر کی نگرانی کے لئے ہدایت فرمائی ہے۔ کہ کوئی مقتدی نماز کا کوئی رکن اور کوئی حرکت امام سے قبل نہ کرے۔ چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ تربیت واصلاح کی طرف سے مسجد مبارک میں پانچوں نمازوں کے وقت حضور کی اس ہدایت کی تعمیل میں نگرانی کی غرض سے خدام مقرر کئے جاتے ہیں۔ اور اس نگرانی کی رپورٹ مرتب کرکے ہر نماز کے بعد حضور کی خدمت میں بھجوائی جاتی ہے۔ کہ فی صدی کس نسبت سے مقتدی نماز کی ادائیگی کے وقت کوئی رکن امام سے پہلے ادا کرتے ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ حضور کی ان ہدایات کو دیگر مجالس میں بھی جاری کیا جا رہا ہے۔ حضور کی ہدائت کے ماتحت اس امر کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا گیا ہے۔

جماعت کی اصلاح کے لئے حضور کا یہ ارشاد صرف قادیان سے ہی مخصوص نہیں۔ بلکہ ساری جماعت کے لئے حضور کی اس ہدائت کی تعمیل ضروری ہے۔ مجالس بیرون کے تمام قائدین اور زعمائے کرام بھی اپنے ہاں نمازوں کے اوقات میں اس امر کی باقاعدہ نگرانی فرمائیں۔ اور اس بارہ میں اپنی مساعی کی فوری رپورٹ مرکز میں ارسال فرمائیں۔ اس کے علاوہ ماہانہ رپورٹ میں اس امر کے متعلق خاص طور پر ذکر فرمائیں۔ کہ کس رفتار سے یہ اصلاح ہو رہی ہے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں کلرکوں کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں ایک درجن سے زائد کلرکوں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پُر کرکے درخواست معہ تمام نقول سرٹیفکیٹ وغیرہ مصدقہ ۳۱ر مارچ ۱۹۴۴ء تک بنام قاضی عبد الرحمٰن صاحب پرسنل اسسٹنٹ ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجدیں۔ خاکسار عبد الحمید سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فارم درخواست امیدواری

۱۔ نام معہ ولدیت درخواست کنندہ
۲۔ تاریخ بیعت
۳۔ تاریخ پیدائش
۴۔ خاندانی خدمات سلسلہ
۵۔ امتحان جو پاس کئے ہیں معہ سندات
۶۔ خلاصہ سفارشات وسندات
۷۔ صحت
۸۔ کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط۔ (۱) احمدی ہونا لازمی ہے (۲) عمر ۱۸ تا ۳۰ سال ہو (۳) مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات سلسلہ کے تعلق تصدیق لگائی جائے (۴) میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل یا جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے۔ (۵) مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے اس کے علاوہ سلسلہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں بھی لگائی جاسکتی ہیں (۶) صحت کے متعلق ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ لگایا جاسکتا ہے۔ (۷) شرط ۴ کے علاوہ کوئی اور سرٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جاسکتے ہیں۔

نوٹ (۱) تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔ خواہ وہ امیدوار صدر انجمن احمدیہ کے عارضی بورڈ (یعنی ناظر امور عامہ وناظر بیت المال) کے منظور شدہ ہی [illegible]

۴۴ (۲) اسامیاں فی الحال عارضی ہونگی اور ۲۰-۱-۲۵ کے گریڈ میں ابتدائی تنخواہ ۲۰ روپیہ اور اس کے علاوہ ساڑھے آٹھ روپے ماہوار جنگ الاؤنس دیا جائے گا۔ اور آئندہ مستقل اسامیاں پُر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔

(۳) جن امیدواروں کی درخواستیں کمیشن منظور کرے گا۔ ان کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کردی جائے گی۔

(۴) کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا۔

"پیغام صلح" کا شائع کردہ فوٹو دیکھ کر

اخبار "پیغام صلح" ۶؍فروری ۱۹۴۴ء میں مولوی محمد علی صاحب کا ایک فوٹو (بعمر ۲۵ سال۔ ناقل) شائع کیا گیا ہے۔ جس کے نیچے یہ عبارت درج ہے کہ

"یہ فوٹو حضرت مسیح موعود کے حکم سے قادیان میں لیا گیا تھا۔ اس میں آپ کے سر کے قریب دائیں طرف ایک غیبی ہاتھ قرآن شریف دکھا رہا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شروع ہی سے اللہ تعالےٰ نے آپ کو قرآن شریف کی خدمت کے لئے چن لیا تھا۔" اگر یہ استدلال کسی اور کی طرف سے ہوتا تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ محض ایک ذوقی امر ہے۔ اور ضروری نہیں کہ دیگر لوگ بھی اس سے متفق ہوں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کے شائع شدہ خطبہ جمعہ سے معلوم ہوتا ہے، جو اسی پرچہ میں درج ہے۔ کہ یہ فوٹو اپنی موجودہ حالت میں مولوی صاحب کے ایما سے دیا گیا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔

"یہ معمولی چیز ہے مگر ایک عجیب بات ہے۔ جسے تصرف الٰہی کہنا چاہیئے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس فوٹو میں دائیں طرف کسی شخص کا ہاتھ ہے۔ جس میں ایک کتاب ہے اس پر لکھا ہوا ہے۔ قرآن شریف یہ کہاں سے آیا ۔ ۔ ۔ ۔ میرے متعلق اس ابتدائی زمانہ میں یہ وہم بھی کسی کو نہ آسکتا تھا۔ کہ میں قرآن شریف کا ترجمہ کروں گا۔ مگر یہ خدائی تصرف تھا۔ جس سے اس میرے سب سے پہلے فوٹو میں (۱۹۰۱ء تا ۱۹۰۲ء ناقل) قرآن شریف کا فوٹو بھی آگیا۔ وہ کون شخص تھا۔ اس نے اس وقت قرآن شریف ہاتھ میں کیوں لیا۔ وہ میرے دائیں بازو کی طرف کس طرح کھڑا ہو گیا۔ کہ یہ حصہ بھی فوٹو کے اندر آجائے۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

قطع نظر اس سے کہ یہ استدلال کس حد تک معقول ہے۔ میں چند ایک امور پیش کرتا ہوں۔ جو اس فوٹو سے بظاہر نظر آتے ہیں

(۱) مولوی صاحب کا بیان ہے۔ کہ یہ ایک کتاب ہے۔ جس پر لکھا ہوا ہے "قرآن شریف" اس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو یہ کہ وہ حقیقۃً "قرآن شریف" ہے۔ یا یہ کہ کتاب کوئی اور ہے۔ لیکن اس پر غلط طور پر قرآن شریف لکھا گیا۔ عام حالات بھی دوسری صورت کے موید معلوم ہوتے ہیں اس صورت میں مولوی صاحب کا یہ استدلال درست بن جاتا ہے۔ کہ اس چیز کو ان سے مناسبت تھی۔ یعنی جس قرآن شریف کی اشاعت کا مولوی صاحب کو دعوےٰ ہے اگرچہ اس کے ٹائیٹل پر قرآن شریف لکھا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ کوئی اور ہی کتاب ہے۔

(۲) فوٹو میں قرآن شریف اردو خط میں لکھا ہے۔ اور قرآن کریم کی جلد پر بخط اردو قرآن شریف لکھا جانا عام طریق کے خلاف ہے۔ خواہ قرآن کریم مترجم ہو یا معرا۔ ہاں انجیل کی طرح اگر اندر کی ساری عبارت اردو میں ہو۔ تو ایسا ہونا ممکن ہے۔ اور اسلامی طریق کی رو سے یہ جائز نہیں ہے۔

(۳) یہ الفاظ فلسکیپ سائز پر لکھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ فوٹو موجودہ پیمائش کے لحاظ سے ۱۱ × ۱۷ ملی میٹر ہے۔ جس کو بڑا (enlarge) کرنے سے فلسکیپ سائز بنتا ہے۔ مگر اس سائز پر عام کتب طبع نہیں ہوتیں۔

(۴) "قرآن شریف" کے الفاظ اردو میں مستعمل ہوتے ہیں۔ اور قرآن کی جلدوں پر قرآن مجید یا قرآن کریم یا صرف القرآن وغیرہ لکھے جاتے ہیں اور وہ بھی بخط عربی

(۵) کسی کتاب کی جلد پر نام صفحہ کے درمیان میں لکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ بالکل اوپر کے سرے پر ہے۔

(۶) مولوی صاحب بائیں جانب مڑ کر بیٹھے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ لکھا ہوا مولوی صاحب کے عین پیچھے ہے۔ جو ان کے دائیں شانہ کے اوپر سے نظر آرہا ہے۔ اور قرآن کریم کے ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے کوئی مسلمان قرآن کریم کو پیٹھ کی جانب نہیں رکھ سکتا بلکہ ایسی حالت میں بھی رکھنا پسند نہیں کرتا جس سے پیچھے ہونے کا شبہ ہو۔ اور اس طرح پیٹھ پیچھے دکھانا بھی قرآن کریم کی شان کے خلاف ہے۔

(۷) فوٹو میں بایاں ہاتھ جس نے اسے پکڑا ہوا ہے صاف نظر آرہا ہے۔ لہٰذا اسے غیبی قرار دینا بھی درست نہیں۔ مولوی صاحب نے اپنے خطبہ میں ایک شخص کے کھڑے ہونے کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کے متعلق صرف یہ کہا ہے۔ کہ "میں کچھ نہیں کہہ سکتا" لیکن دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا مولوی صاحب کو اسی وقت یا اب تک اس کا کوئی علم نہیں ہوا۔ "میں کچھ نہیں کہہ سکتا" کے فقرہ سے اس امر کی نفی نہیں ہوتی۔ لہٰذا امید ہو سکتی ہے۔ کہ مولوی صاحب کو علم ہو لیکن کسی وجہ سے اس کا ذکر نہ کیا ہو۔

(۸) قرآن کریم کا احترام تقاضا کرتا ہے۔ کہ اسے دائیں ہاتھ میں اٹھایا جائے۔ لیکن فوٹو میں ہاتھ بایاں معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جلد کے اوپر کا انگوٹھا اسے واضح کر رہا ہے۔

ان امور سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حقیقۃً یہ قرآن کریم نہیں ہے۔ بلکہ کسی ناواقف نے کسی وجہ سے کسی فلسکیپ سائز پر قرآن شریف کے الفاظ لکھ کر مولوی صاحب کے پیچھے کر دیئے۔ اگر اس شخص کا نام معلوم ہو جائے۔ تو مزید وجوہ اور امور کی تحقیقات ہو سکتی ہے۔ یا پھر مولوی صاحب اس فوٹو کی قدر وقیمت کو بڑھانے کے لئے ذرا کھل کر یہ کہہ دیں۔ کہ یہ کسی انسان کا ہاتھ نہیں تھا۔ بلکہ کسی فرشتہ کا تھا۔ یہ ۱۹۰۱ء کا واقعہ ہے۔ جبکہ مولوی صاحب کے قریب ان کے ایک فوٹو کھچواتے وقت کوئی ان کا عزیز یا دوست ہی کھڑا ہو سکتا تھا جسے فوٹو گرافر نے بھی منع نہ کیا۔ لہٰذا اس لحاظ سے یہ صرف قرآن کریم کا نام مولوی صاحب کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ یعنی ان کے گزارہ کا ذریعہ ہے۔ اور یہ واقعہ کے بالکل مطابق ہے۔

ایک اور بات قابل دریافت یہ ہے۔ کہ کیا اس لکھی ہوئی چیز کا علم مولوی صاحب کو اتنے عرصہ بعد ہوا یا پہلے بھی تھا۔ اگر فوٹو ایسا ہی ۱۹۰۱ء سے تھا تو کم از کم ۱۹۱۴ء میں تو اس کا اظہار ہو جاتا۔ بہر حال اس فوٹو کو دیکھ کر جو امور ایک معمولی غور و فکر سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ وہ غیر مبایع احباب کی توجہ اور خصوصیت سے مولوی محمد علی صاحب کی توجہ کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔

خاکسار۔ عبدالرحمٰن انور

قلوب پر آسمانی الفاظ کے ہیبت ناک نظارہ کا اثر

بوجہ علالت میں اصالۃً تو پاک ترین و اہم اجتماع بمقام ہوشیارپور منعقدہ ۲۰؍فروری ۱۹۴۴ء میں حاضر ہونے سے بالکل محروم رہا۔ لیکن الفضل ۲۴؍فروری میں سیدنا مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے مندرجہ ذیل جلالی الفاظ پڑھے۔

"میں اس واحد قہار کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ میں نے جو رویا بتایا ہے۔ وہ مجھے اسی طرح ہوا ہے۔ پس میں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے۔ جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچانا ہے۔ میں آسمان کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ ہوشیارپور کی ایک ایک اینٹ کو گواہ رکھ کہتا ہوں۔ کہ یہ سلسلہ دنیا میں پھیل کر رہے گا۔ حکومتیں اگر اس کے مقابلہ میں کھڑی ہونگی تو مٹ جائیں گی۔ بادشاہتیں اگر کھڑی ہونگی تو وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دی جائینگی اور اگر لوگوں کے دل سخت ہوں گے۔ تو فرشتے ان کو اپنے ہاتھ سے ملیں گے۔ یہاں تک کہ وہ نرم ہو جائینگے۔"

اللہ اکبر سامعین پر جو حالت طاری ہوئی ہو گی۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ حضور مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے محولہ بالا الفاظ کا جوں جوں میں نے مطالعہ کیا۔ میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ دل میں خوف پیدا ہوا۔ اللہ تعالےٰ علیم ہے کہ نہایت غیر معمولی طور پر میرے بدن پر اثر ہوا۔ میں نے بلند آواز سے الفاظ متذکرہ بالا پڑھے۔ تو میری لڑکی عزیزہ زبیدہ جو سن رہی تھی کلپنے لگ گئی۔ علاوہ اسکے میرے بدن پر رعشہ کی سی حالت وارد ہو گئی۔ میرے تصور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شبیہ مبارک اور حضرت سیدنا مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کا منور اور پُر جلال چہرہ تھا

گویا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے پُر شوکت الفاظ کانوں میں گونجتے تھے اور یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ دنیا کی ساری آبادی معہ جملہ سلاطین روئے زمین حضور کے سامنے استادہ ہیں۔ جن کو حضور مخاطب فرما کر خدا کے اٹل منشاء سے خبردار اور متنبہ فرما رہے ہیں۔ دراصل انسانی قلوب پر رُعب طاری ہونے کی وجہ یہی ہے۔ کہ خدا کے کلمات جب اس کا کوئی بندہ واضح کرتا ہے۔ تو ان الفاظ سے دلوں میں بیداری پیدا ہونے کے ساتھ اس کلام کی عظمت بیٹھ جاتی ہے۔ ورنہ دنیوی بڑے سے بڑے انسان کی زبان سے ثقیل سے ثقیل الفاظ کے اثر کو اس کیفیت سے کوئی نسبت ہی نہیں ہوتی جو اہل اللہ کی زبان مبارک سے فرمائے ہوئے الفاظ میں ہوتی ہے۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ حضور کے الفاظ جب میں پڑھ رہا تھا۔ اُس وقت یہ نظارہ میرے سامنے تھا۔ کہ تمام دنیا کو سیدنا مصلح موعود خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ پُر رُعب الفاظ میں مخاطب فرما کر آسمانی حکم و منشاء سے اطلاع دے کر زمین و آسمانوں کے خالق و مالک کی جبروت اور زندہ مقتدر ہستی کا اعلان فرما رہے ہیں تاکہ دنیا کی کل اقوام کے لوگ اور روئے زمین کا ذرہ ذرہ اس امر کا گواہ رہے۔ کہ خدا کے فرمودہ الفاظ جو بمقام ہوشیارپور آج سے نصف صدی سے زائد عرصہ ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توسط سے دنیا میں شائع ہوئے۔ وہ بعینہ مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں پورے ہو چکے اور ان کے سپرد جو کام کئے گئے ہیں وہ یقینی طور پر پورے ہو کر رہیں گے۔ تاکہ اس کے نتیجہ میں نسل آدم اپنے حقیقی معبود کے آستانہ پر جمع ہو کر اصلی راحت (جو پیدائش انسانی کی غرض ہے) کی وارث ہو سکے۔

خاکسار عبد المجید آف کپورتھلہ

آریہ سماجی اچھوتوں کی فریاد آریوں کے خلاف

صوبہ پنجاب کے ضلع رہتک "ناہری" گاؤں میں تقریباً ایک ہزار اچھوت قوم کے عورت و مرد بچے اور بوڑھے آباد ہیں۔ اور ہم سب قریب بیس سال سے آریہ سماجی ہو گئے ہیں۔ آریہ سماج کے لیڈروں نے یہ بتایا تھا۔ کہ ہمارا دھرم چھوت چھات اور اونچ نیچ ذات کو نہیں مانتا ہم "اچھوت اُدھار سبھا" بنا کر ہندوؤں میں سب کو برابر کا حق دلاتے ہیں۔ اس خیال کو دکھا کر اچھوتوں سے ہمیشہ ہزاروں روپے۔ چندہ۔ دان وغیرہ آریہ سماج نے وصول کئے لیکن ۲۰ سال سے اب تک نہ چھوت چھات میں فرق آیا۔ اور نہ ہی اونچ نیچ ذات میں کمی ہوئی۔ بلکہ اور زیادہ اچھوتوں کو مصیبت میں ڈال دیا۔ ناہری گاؤں کے آریہ ہندو "جاٹ" یہ کہتے ہیں۔ کہ تمام پنجاب میں ہماری وزارت ہے۔ اور ہماری ہی گورنمنٹ ہے۔ جاٹوں نے ناہری چماروں کے لئے کنوئیں بند کر دئے ہیں۔ ہم کچے تالاب (جوہڑ) تک سے پانی نہیں بھرنے پاتے۔ کھیتی کسانی کے جانوروں کا راستہ بند کر دیا ہے بنیوں کو سودا دینا منع کر دیا ہے۔ ہماری عورتوں تک کی بے عزتی کی جاتی ہے۔ ہمارے گھروں میں گوبر کوڑا جمع ہو گیا ہے۔ جس میں کیڑے پڑ جانے اور سڑنے کی وجہ سے ہمارے یہاں طرح طرح کی بیماریاں ہو رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے کچھ جانیں بھی ضائع ہو گئی ہیں۔ کچھ آریہ سماجی اب یہ بھی کہنے لگے ہیں۔ کہ چھوت چھات کی تعلیم "ستیارتھ پرکاش" میں ہے اور ذات اونچ نیچ "ورن آشرم" بتاتا ہے۔ جس کی وجہ سے جاٹ یہ ظلم و ستم غریب اچھوتوں پر کرتے ہیں۔ اچھوت اُدھار اور برابر کے حق کا کہنا اس وقت کا ہے جبکہ جاٹوں کی گورنمنٹ نہیں تھی۔ یہ پالیٹکس دستیارتھ ایجنٹیک ہے۔

ہمارے کچھ اچھوت بھائی اپنے اوپر ظلموں کو کم کرانے کے لئے کانپور آل انڈیا اچھوت کانفرنس کے جلسہ میں گئے تھے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ بابا صاحب ڈاکٹر امبیڈکر نے یہ لیکچر دیا ہے۔ کہ اچھوت اپنے کو ہندو (آریہ) نہ کہیں۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ پھر کس دھرم یا قوم کا اپنے کو کہیں؟ سکھ۔ عیسائی اور مسلمان اُسی وقت ہماری مدد کریں گے جب ہم کسی ایک کے ہو جائیں گے۔ اس مسئلہ کو صاف صاف اچھوت لیڈر بتائیں۔

ناہری گاؤں کے اچھوتوں نے اپنے اوپر ظلم و ستم کی فریاد بذریعہ ڈاک رجسٹری عرصہ دو مہینہ کا ہوا۔ آنریبل ڈاکٹر امبیڈکر لیبر ممبر گورنمنٹ آف انڈیا۔ وزیر اعظم پنجاب گورنمنٹ۔ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع رہتک۔ چودھری سکھ لال و چودھری دھنی رام اچھوت لیڈر لاہور سوامی کلجگانند اچھوت سیوک مسافر۔ ممبران اسمبلی وائسرائے نئی دہلی حکیم کشن سہائے اچھوت لیڈر دہلی۔ اور تمام اخبارات لاہور و دہلی کے پاس روانہ کی لیکن اب تک کچھ نہ ہوا۔ ہم پر ظلم و ستم برابر ڈھائے جا رہے ہیں۔ ہم کچھ لوگ دہلی بھاگ آئے ہیں۔ اب آخری اپیل اپنے آریہ سماجی لیڈروں سے جو آرین کانگریس کے جلسہ میں دہلی آئے ہوئے ہیں کرتے ہیں۔ کہ ناہری گاؤں کے آریہ سماجی اچھوتوں کے دُکھوں کو دُور کیجئے۔ ورنہ پھر ہم یہ فریاد کریں گے۔ کہ جو ہمارے دکھوں کو دُور کرے گا۔ اُسی کا دھرم۔ مذہب ہم قبول کر لیں گے۔ کیونکہ ہم اب دوزخ۔ نرکھ اور جہنم کی دنیا میں نہیں رہنا چاہتے۔

سیوک

(چودھری) رام چندر آریہ ناہری۔ (چودھری) چندگی رام آریہ (مہاشہ) چنی لال (ماسٹر) چھلا رام آریہ (مہاشہ) ابھے رام (مہاشہ) روپے لال (مہاشہ) جوگی رام۔ گیداوری دیوی۔ سرجا دیوی سرتی دیوی۔ چھوٹی دیوی۔ (مہاشہ) سری رام ؎

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

سانڈھن (علاقہ ملکانہ)

مولوی بشیر احمد صاحب سانڈھن ضلع آگرہ سے لکھتے ہیں۔ انفرادی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ موضعات نگلہ لچھمن۔ اودھ سکندرہ۔ کراولی۔ ڈہاگرہ وغیرہ کا دورہ کیا۔ ۲۵ ذی اثر اصحاب کو پیغام حق پہنچایا۔ روزانہ باقاعدگی کے ساتھ درس دیتا رہا۔ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد تربیتی اور بعض مضامین پر لیکچر دئے۔

بنگال

سید اعجاز احمد صاحب مولوی فاضل مبلغ بنگال لکھتے ہیں۔ ۱۲ لیکچر دئے گئے۔ جن میں سے پانچ لیکچر تربیتی اور اصلاحی تھے۔ کلکتہ۔ راجشاہی۔ غلیشاڑہ۔ نواکھالی۔ ڈھاکہ۔ تاتارکندی۔ وغیرہ مقامات کا دورہ کر کے انفرادی تبلیغ کی۔ تقریباً پانچ صد اصحاب کو بذریعہ ملاقات و لٹریچر پیغام حق پہنچایا۔ ایک صاحب بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔ چندہ عام اور چندہ تحریک جدید کی اہمیت بتلائی اور باقاعدگی کی طرف توجہ دلائی۔

کشمیر

مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ کشمیر لکھتے ہیں۔ قصبہ پانپور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر تقریر کی۔ سامعین کی کافی تعداد تھی۔ جو قریباً تمام غیر احمدی تھے۔ ان پر اچھا اثر ہوا۔ پانپور سے برف باری میں ہاری پاریگام گیا اور جمعہ میں شامل ہوا۔ جمعہ کے بعد خصوصیات سلسلہ احمدیہ پر تقریر کی۔ اور جماعت کی تنظیم کی طرف توجہ دلائی۔ نو اصحاب بفضلہ تعالیٰ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ مستورات میں اسلامی تمدن کے جاری کرنے کی تحریک کی۔ کپڑوں کی درستی اور صفائی کے متعلق خاص طور پر توجہ دلائی گئی۔

کھرڑ (ضلع انبالہ)

حکیم سید محمد گلزار احمد صاحب سکرٹری تبلیغ کھرڑ ضلع انبالہ لکھتے ہیں۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی اور مولوی محمد حسین صاحب آئے۔ میں کوشش کر کے لوگوں کو فرداً فرداً بلا کر مولوی صاحبان کے روبرو پیش کرتا رہا۔ ایک جلسہ کر کے اعتراضات کے جوابات دئے گئے۔ عیسائی پادری سے بھی گفتگو ہوئی جس میں وہ لاجواب ہو گیا۔

حیدر آباد دکن

عبد الصمد صاحب سکرٹری تبلیغ حیدرآباد لکھتے ہیں۔ ۳۰ جنوری کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ اور اسی دن شام کو ساڑھے پانچ بجے ایک تبلیغی جلسہ احمدیہ جوبلی ہال میں زیر صدارت جناب سیٹھ جعفر صاحب کیا گیا۔ جس میں مولوی عبد الغنی صاحب وکیل ہائیکورٹ نے ایک ایک گھنٹہ تقریر کی۔ ۴ فروری ۴۴ء کو احمدیہ لیکچر ہال میں بعد نماز جمعہ پیشگوئی مصلح موعود پر سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ اور عالیجناب نواب اکبر یار جنگ بہادر ریٹائرڈ جج ہائیکورٹ اور سیٹھ محمد اعظم صاحب نے تقریریں کیں۔ ایک اور جلسہ زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ ۷ فروری بعد نماز مغرب احمدیہ جوبلی ہال میں زیر صدارت نواب اکبر یار جنگ بہادر منعقد کیا۔ جس میں پیشگوئی مصلح موعود پر سیٹھ معین الدین صاحب سیٹھ محمد اعظم صاحب اور عالیجناب نواب اکبر یار جنگ بہادر نے تقریریں کیں اختتام جلسہ پر

حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

انبالہ شہر

کرامت اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ دو جلسے منعقد کئے گئے جن میں تربیت اطفال و خدام کے متعلق تقریریں کی گئیں۔ موضع ننگھا نوالہ۔ انبالہ چھاؤنی محلہ قاضی واڑہ۔ محلہ شیخ نفقن لاہوری دروازہ۔ محلہ خلوت میں تبلیغ کی گئی موضع دہات میں تبلیغ کی اور گورمکھی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ انفرادی تبلیغ باقاعدہ جاری ہے دو کتابیں "سکھ مسلم اتحاد" "سکھ اور مسلمان" ایک معزز وکیل کو دی گئیں۔ قرآن شریف گورمکھی بھی دیا گیا۔ اسلامی اصول کی فلاسفی اخبار الفضل۔ ریویو انگریزی و اردو ۲۵ اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

امرت سر شہر

نذیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔ ماہ جنوری میں انفرادی تبلیغ جاری رہی۔ امرت سر میں جو ایک شارح جو امت مسلمہ کہلاتی ہے ان کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ایک جلسہ کوٹ سعید محمد میں کیا گیا۔ جس میں گاؤں کے سکھ اور مسلمان بھی شامل ہوئے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

ضلع ایٹہ (یو پی)

منظور احمد صاحب لکھتے ہیں:۔ انفرادی تبلیغ جاری رہی۔ درس باقاعدہ ہوتا رہا بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن مجید پڑھایا جاتا ہے۔ مولوی علی احمد صاحب انسپکٹر بیت المال نے تقریر کی۔ مخالفین نے اپنے مولوی کو بلایا۔ وفات مسیح پر تبادلہ خیالات ہوا۔ صداقت مسیح موعود پر بھی بحث ہوئی۔ جس کا اچھا اثر رہا۔ علی گنج قائم گنج۔ جبجھرا۔ ایٹہ۔ لوہاری کوٹھیا۔ مجھولہ۔ بندھا۔ جھنڈا۔ دھرولی۔ گرھی وغیرہ مقامات کا دورہ کیا۔

ختم شدہ رسید بکوں کے مثنے واپس کئے جائیں

قبل ازیں بذریعہ اعلانات اخبار الفضل وخطوط نظارت ہذا کی طرف سے جماعت کے عہدہ داران متعلقہ کو توجہ دلائی جا چکی ہے کہ وہ حسب ہدایت مندرجہ رسالہ "نظام بیت المال" ختم شدہ رسید بکیں پڑتال کرا کر واپس بھجوایا کریں۔ لیکن باوجود اس کے ابھی تک بہت سی جماعتوں نے اس کی تعمیل نہیں کی۔ چنانچہ ملاحظہ ریکارڈ دفتر سے پایا گیا ہے کہ تاحال بہت سی پرانی اور ختم شدہ رسید بکیں متعلقہ جماعتوں کی طرف سے واپس نہیں ہوئیں۔ اس لئے ذمہ دار عہدہ داران جماعت کو اعلان ہذا کے ذریعہ سے متوجہ کیا جاتا ہے کہ وہ براہ مہربانی اس ضروری فرض کو سرانجام دے کر ممنون فرمائیں (ناظر بیت المال)

اعلان معافی

چونکہ میاں ظہر الدین صاحب پسر میاں فخر الدین صاحب ملتانی کے مخرجین کے ساتھ تعلقات تھے۔ اس لئے انکو ۱۹۳۶ء میں مقاطعہ کی سزا دی گئی۔ اس کے بعد وہ متواتر معافی کی درخواستیں کرتے رہے۔ اب انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور میں حاضر ہو کر معافی کے لئے درخواست کی۔ جس پر حضور نے ازراہ شفقت ان کو معاف فرما دیا ہے۔ بغرض اطلاع اعلان کیا جاتا ہے۔ (ناظر امور عامہ)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے"

اس لئے آپ اپنے علاقے کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں۔ ان کے ہر پتہ کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ خاکسار کو روانہ فرمایئے (پتہ خوشخط ہو) اس کے عوض ان کو اردو یا انگریزی تبلیغی لٹریچر مفت ارسال کیا جائے گا۔ اس طرح آپ بفضل خدا گھر بیٹھے جہاد کا ثواب حاصل کر سکیں گے۔

عبد اللہ الہ دین۔ سکندرآباد۔ (دکن)

سدا جوانی۔ درازیٔ عمر و من کی طاقت۔ حفظان صحت۔ ورزش۔ خوراک پر لیکچر!

ہر حصہ ملک میں جلسوں۔ کانفرنسوں میں دینے کا موقع جناب پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کو ہوتا رہتا ہے۔ لیکچروں کے بعد عام خواہش یہ ہوتی کہ آپ یہ باتیں کتابی صورت میں رفاہ عام کے واسطے ضرور لکھدیں۔ کوئی پوچھتے ہیں کہ اس مضمون پر کوئی کتاب لکھی ہے یا نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یا تو لوگ طبی اشتہارات کو اخبارات میں پڑھتے نہیں یا پڑھ کر سمجھتے نہیں کہ ان میں کیا لکھا ہوگا۔ اور ہم کو ضرورت ہے یا نہیں ہر کتاب کا سارا مضمون تو اشتہار میں لکھا نہیں ہوتا۔ اشارے ہو سکتے ہیں ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ تقریباً ۱۷ درجن کتب طبی میں سے جو پنڈت صاحب نے لکھی ہیں۔ مندرجہ ذیل کتب خاص طور پر صحت کے مضامین پر ہیں۔ جن کو پڑھنے کی ہر ایک شخص کو ضرورت ہے ان کو منگوا کر رکھیں۔ خود پڑھیں اور اپنی اولاد کو پڑھائیں۔ نیچے قیمتیں پوری درج ہیں۔ لڑائی سے پہلے چھپی ہوئی کتب پر ہم مارچ کی رعایت کی بات لکھنے کے واسطے نصف قیمت پر دے رہے ہیں۔ فائدہ اٹھائیں

۳۱ مارچ ۱۹۴۴ء تک نصف قیمت لی جاوے گی!

یہاں قیمتیں پوری درج ہیں نصف لی جاوے گی!!

ہدایت الموسم ہمارے ملک میں پانچ موسم ہوتے ہیں ان پانچوں کا مفصل بیان۔ ان موسموں کا انسانی پیدا اور ان کے مطابق رہنے سہنے۔ کھانے پینے پہننے اور خانہ داری کے اصول۔ ہر موسم میں ہونے والے امراض کا بیان و علاج بھی ساتھ ساتھ آیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر موسم میں ہونے والے پھل ترکاریوں کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ساڑھے بارہ آنہ ہندی ایک روپیہ چار آنہ

رسالہ صحت کے دس اصول

دس ایسے ضروری مگر عام ہر ایک کے قابل عمل اصول مقرر کئے ہیں جن کی پابندی سے صحت جیسی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ اور بڑھاپے میں جوانی کا مزا آسکتا ہے۔ قیمت اردو ساڑھے چھ آنے۔

رسالہ میٹھی نیند و فلسفہ خواب

اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو آج تک ہندوستان میں نہیں لکھا گیا۔ زندگی کا تہائی سے زیادہ حصہ نیند میں جاتا ہے پڑھو اور عمر کو بڑھاؤ۔ قیمت اردو ساڑھے بارہ آنہ۔ ہندی سوا روپیہ

رسالہ غذا و صحت

ظاہر ہے کہ صحت کا غذا سے گہرا تعلق ہے۔ غذا کے متعلق ایک عجیب و غریب کتاب انگریزی میں چھپی ہے۔ اس میں کھانے پینے کے متعلق بہت ہی ضروری اور دلچسپ تحقیقات کی ہے۔ اس کا ترجمہ کر کے ہم نے چھاپا ہے اس کے پڑھنے سے آپ صحت افزا اغذیہ ہی کھائیں گے۔ قیمت اردو ساڑھے بارہ آنہ ہندی ایک روپیہ چار آنہ

انسان حیوان ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ انسان حیوان ہیں کیا فرق ہے۔ اور انسان نے اس فرق کو قائم رکھا ہے یا نہیں۔ نہایت سبق آموز کتاب ہے۔ قیمت اردو چھ آنے

راز صحت

تمام ضروری حفظان صحت کے اصول درج ہیں دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے۔ ہر شخص کو پاس رکھنا اور بار بار پڑھنا چاہیئے۔ پنڈت ٹھاکر دت شرما دھرم ارتھ ٹرسٹ کی طرف سے

صرف لاگت پر بانٹنے کو چھپوایا ہے۔ قیمت فی جلد تین پیسے (اس پر رعایت نہیں۔)

رسالہ حکیم و مریض

حکیم کو علاج کرنے سے پہلے اور مریض کو علاج کرانے سے پہلے اس کو پڑھ لینا چاہیئے۔ قیمت اردو اڑھائی آنہ

دودھ و اس کی اشیاء

ہر انسان کو پڑھنا چاہیئے۔ ہر قسم کے دودھ کے متعلق فوائد اور دودھ سے بننے والی تمام ضروری اشیاء کا بیان و فوائد۔ قیمت اردو سوا روپیہ ہندی ڈیڑھ روپیہ

رسالہ سیر یورپ حصہ اول

انگلینڈ۔ فرانس۔ جرمنی۔ بلجیم۔ سوئٹزرلینڈ۔ اٹلی آسٹریا کے دلچسپ حالات ان کی تہذیب کی سچی تصویر ان کی ترقی کا راز درج ہے۔ قیمت اردو پندرہ آنہ۔ ہندی ڈیڑھ روپیہ

رسالہ سیر یورپ حصہ دوم

اس میں ترکی یونان وغیرہ کے حالات وضاحت کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ قیمت اردو دس آنے

یادگار سلور جوبلی

اس میں کارخانہ کے بیان کے ساتھ صحت کے سب اصولوں کو ایسے لکھ دیا ہے کہ دریا کوزہ میں بند ہے ضرور پڑھو۔ قیمت چار آنہ۔ ہندی۔ اردو انگریزی میں چھپی ہوئی موجود ہے۔

نوے سال جوان و تندرست کیوں کیسے؟

امریکہ کا ایک ڈاکٹر ۹۰ سال کی عمر میں جوانوں کے سے اعضاء رکھتا ہے۔ اس نے یہ کتاب لکھی ہے کہ میں نے کن اصولوں کی پابندی سے اتنی عمر تک جوانی اور تندرستی کو حاصل کیا۔ یہ کتاب اس کا ترجمہ ہے۔ قیمت اردو ساڑھے چار آنے ہندی دس آنہ

رسالہ گھر کا حکیم

عام طور پر گھروں میں ہوتی رہنے والی امراض کے مختصر بیان مگر مجرب و آزمودہ نسخے اس میں دیئے گئے ہیں۔ قیمت اردو اڑھائی آنہ ہندی ساڑھے چار آنہ

اہل ہند کی جسمانی کمزوری کے اسباب

ہر ایک ہندوستانی کو پڑھنی چاہیئے۔

صحت کے اصولوں کا عمل و مفصل بیان ہے قیمت اردو دس آنہ ہندی بارہ آنے

نقشہ صحت

گھروں میں لٹکانے کے واسطے ہے جس میں تندرستی قائم رکھنے کے تمام اصول بیان کر دیئے ہیں۔ قیمت بہت ہی کم۔ بغیر رول ڈنڈے اردو چار آنہ ہندی چار آنہ

دن چریا (ہدایت الیوم)

اس میں درج ہے کہ دن رات میں انسان کو کیسے رہنا چاہیئے۔ صبح اٹھ کر کیا کیا۔ اور کیسے کیسے کرنے کے بعد کام میں لگے۔ خوراک کی ہدایات سونے کی ہدایات سب کا مفصل بیان ہے قیمت ساڑھے بارہ آنے۔

ڈاکٹر لوئی کوہنی کے چار نشان

جرمنی کے ڈاکٹر لوئی کوہنی کو کون نہیں جانتا آپ نے صرف چار غسلوں سے دنیا کی تمام امراض کو دور کرنے کا دعویٰ کیا تھا انہی کی ضخیم کتاب کا خلاصہ کر دیا ہے۔ جس سے ان کا کل مت معلوم ہو جاتا ہے۔ قیمت اردو اڑھائی آنہ

رسالہ خوراک

اس میں مسئلہ خوراک کے ہر پہلو پر بالتفصیل بحث کی گئی ہے۔ اور ضروری و مفید ہدایات از روئے ہندی۔ یونانی و ولایتی طب درج کی گئی ہے۔ ہندوستانی گھروں میں جو کھانے بنائے جاتے ہیں ان کے بنانے کی خاص ترکیبیں بھی لکھی گئی ہیں۔ قیمت اردو ایک روپیہ دو آنہ

رسالہ ہلیلہ

ہلیلہ کل امراض کے واسطے کافی ہے رسالہ ہذا میں اس کا مفصل بیان درج ہے کل فوائد اور استعمال کے طریقے بھی درج ہیں۔ قیمت اردو ڈیڑھ آنہ۔ ہندی ساڑھے چار آنہ

پرورش اطفال

اس رسالہ کے اندر پرورش اطفال کے متعلق کوئی نکتہ نہیں جس کو واضح نہ کیا ہو ہر گھر میں اس رسالہ کا موجود ہونا ضروری ہے۔

قیمت اردو چودہ آنے۔ ہندی ایک روپیہ

ضروریات زندگی

انسانی زندگی کے واسطے کونسی چیزیں ضروری ہیں۔ اور ان سے کس طرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ کیسے وہ زندگی کو بڑھانے والی۔ یا گھٹانے والی ہو سکتی ہیں۔ صحت کی قدر کرنے والے ہر شخص کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ قیمت اردو ایک روپیہ۔ ہندی ایک روپیہ آٹھ آنہ

طالب علموں کو نصیحت

اس میں طالب علموں کو بری صحبت سے بچنے کی ہدایات درج ہیں۔ قیمت ایک آنہ

حفظ ماتقدم و علاج

ڈاکٹر ویسٹس مالکزائم۔ اے کی اعلیٰ تصانیف میں یہ کتاب نہایت سبق آموز ہے۔ ڈاکٹر صاحب ہندوستانیوں کو بھی ملے ہیں۔ اس واسطے ان کی تحریر میں ہندوستانی رنگ ہے پہلا باب ہی ذاتی غلامی پر ہے۔ انسان کو اپنے پر حکومت کرنا سیکھنا کتنا ضروری ہے یہ پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ اس کتاب میں مندرجہ ذیل تکالیف خلاف غلامی جذبات۔ بجوانی نکمان...... تہذیب کی عام امراض یورک ایسڈ قبض زکام بدہضمی۔ ہاتھ پاؤں کا سرد ہونا۔ فربہی لاغری کا بھی حفظ ماتقدم و علاج درج ہے۔ قیمت صرف ساڑھے بارہ آنہ

سورج سنان یا آفتابی غسل

آفتابی غسل کے فوائد و طریقے نیز آفتابی غسل سے صحت و طاقت و خوبصورتی حاصل کرنے کے راز اور سورج کے رنگوں سے امراض کو دور کرنے کا بیان لکھا ہے۔ قیمت اڑھائی آنہ

رسالہ برہمی جنگل برہمی کے دافع نسیان مقوی دماغ اکسیر حافظہ ہونے کے علاوہ عام بوٹی جانتے لگ گئے ہیں اس میں اس کا مکمل بیان درج ہے قیمت اردو دو آنہ

رسالہ دلچسپ طبی مضامین دلکش اور دلچسپ چند مفید و خاص مضامین کا مجموعہ۔

قیمت اردو ساڑھے چار آنہ

خط و کتابت و تار کا پتہ | امرت دھارا ۱۲ لاہور | مینجر امرت دھارا فارمیسی لمیٹڈ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں، کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۲۳۱ منکہ محمد بدر الدین احمدی ولد چوہدری امان اللہ صاحب مرحوم قوم گھٹیانہ گوجر پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت اپریل ۱۹۳۵ء ساکن موضع کیرانوالہ ڈاکخانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات حال گنج مغلپورہ لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری ماہوار آمد مع الاؤنس ۵۶/- روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو کہ میں ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ اسوقت میری غیر منقولہ جائیداد جس کی تفصیل حسب ذیل ہے میرے دو حقیقی بھائیوں کے اور میرے درمیان مشترکہ ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ اپنی اس جائیداد یا جو جائیداد میرے مرنے کے بعد میری ملکیت ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بطور قیمت حصہ جائیداد جس کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کر رہا ہوں۔ ادا کروں تو وہ رقم وصیت شدہ حصہ جائیداد کی قیمت سے منہا کر لی جائے۔ کل زمین زرعی (بارانی) اندازاً تیرہ بیگھ ہے۔ ایک خام مکان رہائشی اور ایک حویلی ہے۔ یہ تمام جائیداد ہم تین بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ یہ تمام جائیداد موضع کیرانوالہ میں واقع ہے۔

العبد:۔ محمد بدر الدین احمد غلام نبی بلڈنگ گنج مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد:۔ چوہدری بشیر احمد ریلوے کلرک چیف اکاؤنٹس آفس لاہور۔ گواہ شد:۔ مرزا رحمت اللہ سول سکرٹریٹ لاہور۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۵ مارچ - مسٹر چرچل نے کامنز میں آئرلینڈ کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا۔ اگر ڈبلن میں محوری نمائندوں کی موجودگی کے باعث اتحادی فوجوں کو نقصان پہنچا۔ تو برطانیہ اور جنوبی آئرلینڈ میں ایسا اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ جو شاید کئی نسلوں تک نہ مٹایا جا سکے۔ آئرلینڈ کے سفر پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ وہ آنے والے نازک زمانہ میں جنوبی آئرلینڈ کو باقی تمام دنیا سے الگ تھلگ کرنے کی پالیسی کا پہلا قدم ہے۔

بلفاسٹ ۱۵ مارچ - شمالی آئرلینڈ کے غیر سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ آئندہ چند روز تک آئرلینڈ کی تمام سرحدیں بند کر دی جائیں گی۔ اور دو سو میل لمبی سرحد پر شمالی اور جنوبی آئرلینڈ کے درمیان چونکہ کئی سڑکیں ہیں۔ اس لئے آمد و رفت کو روکنے کے لئے بھاری تعداد میں پہرہ داروں کی ضرورت ہوگی۔

دہلی ۱۵ مارچ - سنٹرل اسمبلی میں وزیر خزانہ نے بتایا۔ کہ ۴۳-۱۹۴۲ء کے بعد ملک معظم کی گورنمنٹ نے ہندوستان میں تین ارب ۸۵ کروڑ روپیہ خرچ کیا ہے۔

لنڈن ۱۵ مارچ - پولینڈ میں سرخ فوج کی پیش قدمی کی وجہ سے جرمنوں نے لواؤ کے علاقہ کو تیز رفتاری سے خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔ لواؤ سرحد پولینڈ سے ۹۵ میل اندر ہے۔ روسی فتوحات سے گھبرا کر جرمنوں نے روسیوں کا قتل عام شروع کر دیا ہے۔ لوگوں کو مشین گنوں کے سامنے کھڑا کر کے اڑا دیا جاتا ہے۔ لاشوں پر پٹرول ڈال ڈال کر انہیں جلا دیا جاتا ہے۔ ایک علاقہ میں دس ہزار آدمی مشین گنوں سے اڑا دئے گئے۔

انقرہ ۱۵ مارچ - رومانیہ کا صلح کا وفد یہاں سے قاہرہ روانہ ہو گیا ہے جہاں وہ اتحادی حکام سے بات چیت کرے گا۔ اتحادی علاقہ میں داخل ہونے کے لئے اسے ایک خاص پروانہ راہ داری مہیا کیا گیا ہے۔

بیروت ۱۵ مارچ - شاہ ابن سعود نے لیبیا کے وزیر اعظم کو دعوت دی ہے کہ دونوں ممالک میں خوشگوار تعلقات قائم کرنے کے لئے گفتگو کی جائے۔

لاہور ۱۵ مارچ - اس وقت پنجاب کے سکولوں اور کالجوں میں اول اور دوئم درجہ کی فیسوں کا جو امتیاز ہے۔ وہ یکم اپریل ۱۹۴۴ء سے اڑا دیا جائیگا۔ والدین کی آمد سے قطع نظر کرتے ہوئے ہر طالب علم سے دوسرے درجہ کی فیس لی جائیگی۔

دہلی ۱۵ مارچ - مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے محکمہ حفظان صحت کے سکرٹری نے کہا کہ بنگال میں گذشتہ پانچ سال میں اموات کی جو اوسط تھی۔ اس پر ۱۹۴۳ء میں ۶ لاکھ ۸۸ ہزار ۸ سو ۶۴ اموات کا اضافہ ہوا۔

کنانور ۱۵ مارچ - امیر ایوب خاں مرحوم سابق امیر کابل کے فرزند سردار عبدالرحمٰن خاں جو پہلے برما میں اور اب یہاں نظر بند تھے۔ فوت ہو گئے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور تیرہ بچے چھوڑے ہیں۔

لائلپور ۱۵ مارچ - گندم درڑہ ۳-۱۱-۹ ۵۹۱ ۰--۱۲-۹ مکی-۸-۶
نخود ۰--۰--۷ بنولہ پیور ۰--۱۲-۷
توریہ ۰--۰--۱۳ تیل ۰--۸--۳۱
گھی ۰--۰--۱۲۲ میدہ ۰--۰--۳۷

امرتسر ۱۵ مارچ - سونا ۱۳ر-۷۳
چاندی ۰--۰--۱۲۷ پونڈ ۰--۰--۴۹

اراکان کا محاذ ۱۵ مارچ - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اتحادی فوجوں نے بوتھیڈانگ ازابیل پر قبضہ کر لیا ہے۔

سٹاک ہالم ۱۵ مارچ - ہیلسنکی سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ فنلینڈ کی حکومت نے روسی شرائط صلح پر غور کرنے کے لئے پارلیمنٹ کا خفیہ اجلاس بلایا۔ پتہ چلا ہے کہ روسی شرائط کی رو سے مزید گفت و شنید کا دروازہ کھلا رکھا گیا ہے۔

کیپ ٹاؤن ۱۵ مارچ - جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم جنرل سمٹس نے آج پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ میں ملک معظم کو مشورہ دونگا کہ آئندہ جنوبی افریقہ کا جو گورنر جنرل مقرر کیا جائے۔ وہ جنوبی افریقہ کا باشندہ ہونا چاہیئے۔

نئی دہلی ۱۵ مارچ - فوڈ کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس کل سے یہاں شروع ہو جائے گا۔ جس میں ہندوستان کی صوبجاتی حکومتوں کے نمائندے شامل ہوں گے۔ اس کانفرنس میں گیہوں۔ چاول و دیگر خوردنی اشیاء کی قیمتیں مقرر کی جائینگی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ چونکہ چاول کی فصل اس سال بہت زیادہ ہوئی ہے۔ اس لئے گورنمنٹ اس کی قیمت لوگوں کی توقع سے بہت ہی کم مقرر کرے گی۔ اس دفعہ چاول کی فصل اس قدر زیادہ ہوئی ہے۔ کہ گذشتہ تیس سال میں اس قدر فصل کبھی نہیں ہوئی۔

لنڈن ۱۵ مارچ - مشرقی محاذ کے وسطی اور شمالی منطقہ ہائے جنگ کے جرمن ہائی کمان میں تغیر و تبدل کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ شمالی منطقہ میں کرنل جنرل والٹر موڈل کی جگہ مارشل کشنر کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ اور وسطی منطقہ میں فیلڈ مارشل فان کلوگ کی جگہ فیلڈ مارشل فان لِشن کو مقرر کیا گیا ہے۔ اس تبدیلی کی وجوہ دو ہو سکتی ہیں ایک تو روسی محاذ پر جرمن دفاعی قوت کی نامرادی۔ دوسرے ہٹلر کی جنگی چالوں اور عام حکمت عملی سے جرنیلوں کا اختلاف جن افسروں کی معزولی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ان میں سے کسی کا بھی نازی پارٹی سے گہرا تعلق نہیں تھا۔

دہلی ۱۵ مارچ - آج سنٹرل اسمبلی میں تخفیف کی دو تحریکیں پیش ہوئیں۔ ایک کا مقصد یہ تھا کہ لڑائی کے بعد اہل ملک کی حالت کو سدھارنے کے کاموں میں اچھوتوں کی پوزیشن پر بحث کی جائے۔ سب پارٹیوں نے اس تحریک کی حمایت کی۔ گورنمنٹ کی طرف سے کہا گیا کہ اسے اچھوتوں کے مطالبات سے ہمدردی ہے اور وہ انکی حالت کو سدھارنے کی ہر ممکن کوشش کریگی۔ رائے شماری کی نوبت ہی نہ آئی۔ اور تحریک باتوں ہی باتوں میں ختم ہو گئی۔ دوسری تحریک ۴۴ اور ۵۳ آراء کے تناسب سے پاس ہو گئی۔ اس میں ہوم ڈیپارٹمنٹ پر یہ الزام لگایا گیا تھا کہ اسنے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ اور رولز کے ماتحت حاصل کردہ اختیارات کو ناجائز طور پر استعمال کیا ہے۔ ہوم ممبر نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں خوش ہوں کہ ہندوستان چھوڑنے سے قبل مجھے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی صفائی میں تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ یہ ایکٹ اس وقت پاس ہوا۔ جب میں ہاؤس میں نہ تھا۔ اور اس لئے یہ مناسب نہیں کہ مجھے اس کے لئے ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔

لنڈن ۱۵ مارچ - اٹلی میں سمندری کنارے کے مورچہ پر اتحادی صفوں کی حالت اور بہتر ہو گئی ہے۔ دشمن کی ایک چوکی کا صفایا کر دیا گیا۔ پانچویں اور آٹھویں فوج کے محاذوں پر گشتی سرگرمیاں جاری رہیں۔ اتحادی طیاروں نے روم اور ٹرنی میں ریلوے یارڈوں کو نقصان پہنچایا بعض دوسرے ٹھکانوں کی بھی خبر لی گئی۔ دشمن کے ۲۵ طیاروں نے سرگرمی دکھائی۔ مگر ان میں سے چار کو گرا لیا گیا۔ اور ایک اتحادی طیارہ ضائع ہوا۔ اتحادی طیاروں نے نو سو بار پرواز کی۔

نئی دہلی ۱۵ - آج سنٹرل اسمبلی میں یہ ریزولیوشن پاس ہوا۔ اور اسے گورنمنٹ نے بھی منظور کر لیا کہ ہندوستان میں بڑی ریلوے لائن کے انجن بنانے کا انتظام کیا جائے۔

نئی دہلی ۱۵ مارچ - ہوم ممبر نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ڈیفنس آف انڈیا کے ماتحت ۹۴ ہزار سے زیادہ لوگوں کو سزا دی گئی۔

لنڈن ۱۵ مارچ - امریکن طیاروں نے آج شمال مغربی جرمنی میں دشمن کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ کل رات برطانی طیاروں نے بھی ڈسلڈوف پر بڑے زور کا حملہ کیا تھا۔ دو جرمن جہازی قافلے جب آبنائے ڈوور میں سے گذر رہے تھے تو ہلکے اتحادی جہازوں نے ان پر حملہ کر کے رسد کے ایک جہاز کو ڈبو دیا۔ اور بعض اور کو نقصان پہنچایا۔ بحیرہ ایڈریاٹک کے مشرقی کنارے کے ساتھ ساتھ بھی اتحادی جہاز حملے کرتے رہے اور ایک جہاز غرق کر دیا۔